Al-Qawārīr - Vol: 05, Issue: 01,
Oct – Dec 2023

OPEN ACCESS
Al-Qawārīr
pISSN: 2709-4561
eISSN: 2709-457X
Journal.al-qawarir.com

سیروگیسی: بانجھ پن کا علاج یا معاشرتی مسئلہ ؟ اسلامی فقہ کی روشنی میں ایک تحقیقی مطالعہ

Surrogacy: A Solution for Infertility or a Social Problem? A Research Study in the Light of Islamic Jurisprudence

Waqas Ali Haider
PhD Scholar, Department of Islamic Studies,
University of Okara, Okara, Pakistan
Corresponding Author E-mail Address: Waqas.alihaider@gmail.com

Dr. Abdul Ghaffar
Assistant Professor, Department of Islamic Studies,
University of Okara, Okara, Pakistan

Muhammad Yasin Ayoub
Department of Islamic Studies, National
College of Business Administration & Economics, Lahore, Pakistan

Version of Record
Received: 10-Oct-23 **Accepted**: 22-Nov-23
Online/Print: 27- Dec -2023

ABSTRACT

Infertility, the inability to reproduce, is a major challenge for many married couples who desire to have children. It has profound psychological, social, economic, and cultural impacts on the individuals and society. In the modern era, various assisted reproductive technologies have emerged to offer solutions for infertility, such as surrogacy. Surrogacy is a practice in which a woman (the surrogate mother) agrees to carry and deliver a child for another person or couple (the intended parents). Surrogacy can take different forms, such as traditional or gestational, altruistic or commercial, depending on the genetic and contractual arrangements involved. Surrogacy raises complex ethical, moral, legal, and social issues that need to be examined from different perspectives, including the religious one. This article aims to explore the Islamic viewpoint on surrogacy, based on the sources of Islamic knowledge, i.e., the Quran, hadith, and the practices of the Prophet (S.A.W). The article argues that surrogacy is not permissible in Islam, as it violates the sanctity of

CC BY

marriage, the lineage of the child, and the dignity of the woman. The article also discusses the implications of surrogacy for the parties involved, such as the intended parents, the surrogate mother, the child, and the society at large. The article highlights the potential harms and risks of surrogacy, such as the exploitation of women, the commodification of children, the disruption of family ties, and the moral decay of society. The article concludes by suggesting some future research directions for religious scholars and policymakers to address the challenges posed by surrogacy.

Keywords: *Surrogacy, Infertility, Surrogate Mother, Islamic Perspective, Ethical Issues, Human Rights, Assisted Reproductive Technologies.*

تمہید

اللہ رب العالمین نے انسان کو تمام ضروری و بنیادی سہولیات سے مزین فرما کر پیدا کیا۔ اللہ کریم نے انسان کو ہر فطری ضرورت سے آراستہ و پیراستہ فرمایا ہے۔ اسی فطری ضرورت کے اندر نکاح انسان کی بنیادی خواہش ہے۔ اس خواہش کی تکمیل کے بعد اولین خواہش، نسلِ انسانی کی بقا یعنی اولاد کی طلب ہے۔ در حقیقت صرف میاں بیوی ہی کو اولاد کی خواہش نہیں ہوتی بلکہ پورا خاندان و معاشرہ اولاد کی بدولت سکون و خوشی محسوس کرتا ہے۔ اولاد سے انسان کی معاشرے میں عزت و تعظیم بڑھتی ہے۔ پیغمبرؑ و اولیاء نے اولاد کی خواہش کی اور اولاد کے لیے دعائیں فرمائی ہیں،

"هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُۥ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِن لَّدُنكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةًۖ إِنَّكَ سَمِيعُ ٱلدُّعَآءِ"[(1)]

(فرمایا اے میرے رب تو مجھ کو اپنی جناب سے نیک اور پاکیزہ اولاد عطا فرما۔ بے شک تو ہی دعاؤں کا سننے والا ہے)۔

اولاد ایک فطری جذبہ ہے اور بے اولادی کے بڑھتے ہوئے رجحان نے اس جذبے کو مزید پختہ کیا ہے۔ اسی جذبے کی بدولت طب کے شعبے نے بے اولادوں کو اولاد سے نوازنے کے لیے اپنی کوششوں کو تیز کیا اور جدید دور کی ٹیکنالوجی کو استعمال میں لاتے ہوئے مصنوعی طریقے (Assisted reproductive techonology(ART کے ذریعے اولاد کے حصول کو ممکن بنایا۔ معاشرے کے بدلتے ہوئے رجحانات نے اس ٹیکنالوجی کو میاں اور بیوی کے لیے تو استعمال کیا ہی لیکن ساتھ ہی ایسے افراد کے لیے بھی استعمال کیا جن کے سپرم اولاد کی پیدائش کے قابل نہیں تھے۔ لہذا اس صورت حال میں سپرم بینک سے کسی غیر مرد کا سپرم حاصل کر کے اولاد حاصل کی جا رہی ہے۔ مغربی و غیر اسلامی معاشروں میں غیر شادی شدہ جوڑوں و ہم جنس پرستی کے بڑھتے ہوئے رجحان اور رحم کے پیچیدہ امراض نے اولاد کے حصول کے لیے ایک ایسا طریقہ متعارف کروایا جو کہ مغربی و غریب ممالک کی عورتوں کے لیے سرمایہ کے حصول کا ذریعہ

ہے۔اُس طریقہ کار کے مطابق فریق اول مرد کا سپرم اور فریق دوم عورت کا بیضہ حاصل کر کے، اے آر ٹی کے ذریعے کسی تیسرے فریق (عورت) کے رحم میں داخل کر دیا جاتا ہے اس عمل کو سیر وگیسی کہتے ہیں، تیسرے فریق (عورت) کو سیر وگیٹ ماں کہا جاتا ہے۔یہ طریقہ ایسی صورت میں استعمال کرنا جس میں اگر بیوی کا رحم اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا تو کسی غیر عورت کے رحم کو اجرت پر حاصل کرنا بظاہر طبی ومادی دنیا میں معیوب نہیں لگتا لیکن اس کے مذہبی، معاشی، معاشرتی، سماجی اور قانونی اثرات، معاشرے وسماج پر لازماً مرتب ہوں گے، جس کا جائزہ از حد ضروری ہے۔سیر وگیسی ایک آنکھ سے نظر آنے والا بہت عمدہ اولاد کے حصول کا ذریعہ ہے کہ ایک عورت نہیں چاہتی کہ وہ اپنے شوہر کا نطفہ اپنے رحم میں ڈلوائے تو وہ اجرت پر دوسری عورت کا رحم لے کر اس میں اپنا بیضہ اور اپنے شوہر کا سپرم اے آر ٹی کے ذریعے منتقل کروادے۔تقریباً دنیا کے تمام ممالک سیر وگیسی یا پھر مصنوعی طریقے سے اولاد کے حصول کی اہمیت واثرات سے دوچار ہونے کے باعث قانون سازی پر مجبور ہیں اور سب سے اہم ہر مذہب اور اس کے ماننے والے تقریباً سیر وگیسی یا مصنوعی طریقے سے اولاد کے حصول میں دو آراء پر تقسیم ہیں جیسے اسلامی مکاتب فکر میں ایرانی اور پاکستانی مکتبہ فکر (سنی و شیعہ مسلک) اسی طرح بدھ مت میں جدید نظریات کے حامی وقدیم نظریات کے حامی۔سیر وگیسی سے متعلق مشہور مذاہب خصوصاً اسلام کی آراء جاننا اور ممالک کے رجحانات اور پاکستان میں اس کے اثرات کا جائزہ بہت ضروری ہے،لہذا ہمارا یہ مقالہ مذہبی عدسہ (Lens) کے ذریعے میڈیکل سائنٹفیک پروسس (Surrogacy) کے معاشی ومعاشرتی اثرات کا جائزہ پیش کرے گا۔جس کا مقصد پالیسی ساز، قانونی ادارے، سکالر، مفتیان کی رہنمائی کرنا ہے تاکہ سیر وگیسی پر پاکستانی تناظر میں جامع قانون و پالیسی مرتب ہو سکے اور ساتھ ہی ساتھ بے اولاد افراد کی سیر وگیسی سے متعلق درست سمت پر رہنمائی ہو سکے۔

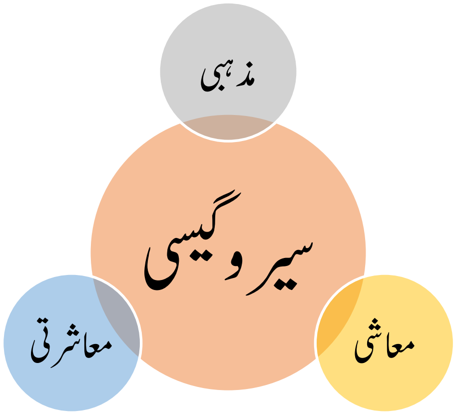

سیروگیسی تعارف وتاریخ

بے اولاد یا اولاد کے خواہشمند مرد یا عورت اولاد کے حصول لے لیے کسی دوسری عورت کا رحم womb اجرت پر، رضاکارانہ یا پھر ہمدردانہ طور پر حاصل کریں اور اولاد کے خواہشمند مرد اور عورت کے سپرم اور اوم کو مصنوعی طریقے (ART/IVF) سے اپنے رحم میں داخل کروائے یا پھر رحم پیش کرنے والی عورت کا اپنا اوم ہو اور سپرم اولاد کے خواہش مند مرد کا ہو، اس کی اور بھی صورتیں ہو سکتی ہیں جس کے ذریعے سے سپرم اور اوم مختلف افراد سے حاصل کیا جائے۔ اس طریقہ کار کو سیروگیسی Surrogacy کہتے ہیں۔ [2]

سیروگیسی Surrogacy یا Surrogate کو لاطینی میں surrogare کہتے ہیں اور اس کا معانی کسی کا متبادل ہونا یا بننا جیسے کسی شخص کے متبادل کے طور پر کام کرنا یعنی ایک شخص کی جگہ پر دوسرا کام کرے۔ [3] ڈکشنری کے مطابق کسی دوسرے کے بچے کو اپنے پیٹ میں رکھ کر پالنا [4]۔ برٹانیکا کے مطابق سیروگیسی سے مراد ایک عورت کسی دسری فیملی یعنی جوڑے کے بچے کو جو کہ خود کسی وجہ سے انفرٹیلیٹی یا پھر حمل کی پیچیدگیوں کا شکار ہوا سکے بچے کو غیر مصنوعی طریقے سے رحم میں داخل کرواتی ہے اور بچے کی پیٹ میں پرورش کرتی ہے [5]۔ اردو میں "رحم مادر کا اجرت پر حصول" اور انگریزی میں "Womb on rent" اور سائنسی زبان میں "Surrogacy" بمعنی "قائم مقام مادریت" کا نام دیا گیا ہے۔ Surrogate mother, Alternative Mother بھی کہا جاتا ہے۔ [6] سیروگیسی ایک ایسا طریقہ کار ہے جس کے ذریعے سے بے اولاد فیملی، اولاد کے حصول کے لیے ایک عورت کو اپنا بچہ جننے کے لیے اُس کے ساتھ اس کی کوک یعنی womb کا معاہدہ کرتے ہیں یہ معاہدہ رضاکارانہ طور پر یا اجرت دونوں صورتوں میں ہو سکتا ہے۔ [7]

جس عورت کی کوک یعنی womb حاصل کی جاتی ہے اس کو surrogate mother کہتے ہیں۔ سیروگیسی کا پروسیڈیجر مصنوعی طریقے سے جس کو artificial insemination (AI) اور in-vitro fertilization (IVF) کہا جاتا ہے۔ اس طریقے میں جو فیملی rented womb حاصل کر رہی ہیں اُس شوہر اور بیوی کا سپرم اور بیضہ یعنی انڈہ لے کر مصنوعی طریقے سے بارآوری سے گزار کر surrogate mother کے رحم میں داخل کر دیا جاتا ہے یا سپرم اور اوم ovum کے حصول کی ممکنہ کئی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ surrogate mother کا یہ معاہدہ بچہ جننے تک کا ہوتا ہے جیسے ہی بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو یہ rented womb حاصل کرنے والی فیملی کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ surrogate mother کسی بھی طرح بچہ کی کفالت یا اس کے کسی بھی معاملے میں ذمہ دار نہیں ہوتی اور بچہ کی پیدائش کے بعد مکمل طور پر آزاد ہوتی ہے۔ [8]

سیر وگیسی سے ہونے والے بچے کے ممکنہ طور پر 3 ماں اور 3 باپ ہو سکتے ہیں:

بچہ	
بائیلوجیکل ماں	بائیلوجیکل باپ
سوشل ماں	سوشل باپ
لیگل ماں (سیر وگیٹ)	لیگل باپ (سیر وگیٹ کا شوہر)

سیر وگیسی کی ابتداء کی مثال بک آف جینسز The Book of Genesis سے لی جاتی ہے جو کہ حضرت ابراہیمؑ کے دور کی ہے۔ جس میں حضرت ابراہیمؑ کی اولاد حضرت سارہؑ سے نہیں ہوئی تو پہلی اولاد حضرت ہاجرہ سے ہوئی جس کو مغربی مفکرین باندی سے شادی کی وجہ سے سیر وگیسی کہتے ہیں۔[9] اور دوسری وجہ یہ ہے کہ مغربی فکر میں ایک سے زیادہ شادیوں یعنی Polygamy کا تصور بھی محدود ہونے کی وجہ سے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت حاجرہؑ سے اولاد کو سیر وگیسی جیسے غلط طریقے سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ جبکہ اسلامی نقطہ نظر سے حضرت ہاجرہؑ حضرت ابراہمؑ کی بیوی تھیں اور شوہر اور بیوی کی حیثیت سے حضرت اسماعیلؑ پیدا ہوئے۔ ۱۸۸۴ میں سب سے پہلے غیر مصنوعی غیر فطری، غیر اخلاقی طریقہ سے ایک عورت نے بچے کو جنم دیا، جس کی وجہ سے مصنوعی حمل سے اولاد پیدا کرنے کا راستہ کھل گیا اس کے بعد ۱۹۷۵ میں اخلاقی طریقہ کار کو استعمال کرتے ہوئے آئی وی ایف ایمبریو IVF Embryo کی منتقلی مکمل کی گئی۔[10]

۱۹۷۶ میں سیر وگیسی کی پہلی قانونی دستاویز Noel Keane نے تیار کی۔ یہ ایک روایتی سیر وگیسی تھی اور اس میں کسی بھی طرح کا مالی معاوضہ حاصل نہیں کیا گیا تھا۔ keane نے اپنا تجربہ استعمال کرتے ہوئے انفرٹیلیٹی سینٹر کی ابتداء کی، جس میں ہزاروں کے حساب سے سیر وگیٹ حمل کے تجربات کیے گئے اور تاریخ میں یہ سیر وگیسی کا ایک اہم کارنامہ ہے جو کہ یونائیٹڈ اسٹیٹ میں سر انجام دیا گیا۔ ۱۹۷۸ میں آئی وی ایف کے ذریعے سب سے پہلے بچے کی پیدائش ہوئی۔[11] ۱۹۸۰ میں پہلا ۱۰۰۰۰$ کا معاہدہ روایتی سیر گیٹ اور اولاد حاصل کرنے والے والدین کے درمیان طے پایا۔ ۱۹۸۴ سے ۱۹۸۶ تک ایک سیر وگیس کا Baby M. Case بہت مشہور ہوا جو کہ ۱۰۰۰۰$ میں طے پایا لیکن بعد میں یہ متازعہ ہو گیا۔ ۲۰۰۴ سے ۲۰۰۸ تک تقریباً ۵۰۰۰ بچے سیر وگیسی کے ذریعے صرف United states میں پیدا ہو چکے ہیں۔[12]

مختلف ممالک میں سیر وگیسی کے رجحانات

انٹر نیشنل فیڈریشن آف فرٹیلیٹی سوسائٹی سرویلنس کے ۱۹۹۹ کے سروے کے مطابق **۳۷ ممالک میں آئی وی ایف سیر وگیسی** IVF Surrogacy پر تجربات کیے گئے لیکن ۱۵ ممالک اس پر تا حال تجربات جاری رکھے ہوئے ہیں۔ زیادہ تر ممالک نے سیر وگیسی پر پابندی عائد کر رکھی ہے۔ ہیلتھ سائنس کونسل کہ سپیشل ریسرچ گروپ کے مطابق اوم Ovum، سپرم Sperm، ایمبریو Embryo سے حمل کی اجازت یونائیڈ اسٹیٹ کی ۱۱ ریاستیوں کو حاصل ہے اور ۱۱ ہی ایسی ریاستیں ہیں جو قانونی طور پر افراد کو اجازت نہیں دیتی سیر وگیسی حمل کے لیے۔

یورپی ممالک جن میں فرانس، جرمنی اور سویڈن شامل ہیں قانونی طور پر اوم Ovum، سپرم Sperm، ایمبریو Embryo سے سیر وگیسی حمل کی اجازت نہیں دیتا اور یورپی کئی ممالک میں کمرشل سیر وگیسی لائق سزا جرم ہے۔ گریٹ بریٹائن میں رضاکارانہ اور اجرت کے بغیر سیر وگیسی کی قانونی طور پر اجازت ہے۔(13)

سیر وگیسی کا رجحان **ایشیائی ممالک** انڈیا اور تھائی لینڈ میں بہت تیزی سے بڑھ رہا ہے(14) ممکن ہے کہ پاکستان کو بھی سیر وگیسی کا جلد ہی سامنا کرنا پڑے گا، پاکستان کی شرعی عدالت نے فاروق صدیقی اور فرزانہ ناہید کیس جو کہ سیر وگیسی سے متعلق تھا اس کے فیصلے میں سیر وگیسی کو ممنوع قرار دیا۔(15)

ترکی میں سپرم، بیضہ اور ایمبریو کی ڈونیشن مکمل طور پر ممنوع ہے اسی طرح سیر وگیسی بھی ممنوع ہے اور ساتھ ہی سنگل وومن Single women اور لیزبین کپل Lesbian couples کے لیے اس طرح کا انتظام مکمل طور پر ممنوع ہے۔(16)

تھائی لینڈ میں کمرشل مقاصد کے لیے سیر وگیٹ بچوں کی پیدائش ایک تجارت کی صورت اختیار کر چکی تھی(17) اور مختلف قانونی، معاشی اور معاشرتی پہلوؤں سے تھائی لینڈ گراوٹ کا شکار ہو رہا تھا جس کی وجہ سے قانون ساز اسمبلی نے Protection of Children Born through Assisted Reproductive Technologies Act, B. E. 2558 کا قانون پاس کر کے کمرشل سیر وگیسی کو بین کر دیا ہے اور خلاف ورزی پر جرمانے اور سزائیں بھی متعین کی ہیں۔ ساتھ ہی اس ایکٹ میں سیر وگیسی کے کاروبار کو چلانے اور سیر وگیٹ ماؤں کی تشہیر کرنے والی ایجنسیوں کو بھی بین اور خلاف ورزی پر جرمانے اور سزاؤں کا نافذ کیا گیا ہے۔(18)

سیر وگیسی کے متنازع پہلو (گیمی بے بی کیس)

معاشرے میں جدید دور کے بڑھتے ہوئے رجحانات میڈیکل سائنس کی ایجادات اور آسانیوں نے دنیا کو ایک غیر فطری اور مصنوعی ماحول میں داخل کر دیا ہے۔ جس کے نتائج بہت بھیانک ہو سکتے ہیں۔ میڈیکل کی ایک ایجاد سیر وگیسی نے جس کی ہولناکی اس بات سے ظاہر ہوتی ہے کہ ایک جاپانی باپ کے نطفے سے نو(9) سیر وگیٹ یا متبادل بچے پیدا ہوئے یہ ایک انسانی سمگلنگ کا واضح راستہ ہے۔[19]

اس واقعے کی خبر عام ہونے سے چند روز پہلے ہی تھائی لینڈ کی ایک متبادل ماں یا سیر وگیٹ مدر نے ایک آسٹریلوی جوڑے پر الزام عائد کیا تھا کہ اُس نے اس کے ہاں جنم لینے والے جڑواں بچوں میں سے ایک کو اُس کے پاس چھوڑ دیا اور دوسرے کو وہ اپنے ساتھ آسٹریلیا لے گئے۔ ہوا یہ تھا کہ ان جُڑواں بچوں میں ایک لڑکی اور ایک لڑکا پیدا ہوا تھا۔ لڑکی صحت مند تھی جبکہ لڑکا پیدائشی طور پر ڈاؤن سینڈروم کا شکار تھا۔ آسٹریلوی جوڑے نے لڑکے کو تھائی متبادل ماں کے پاس ہی چھوڑ دیا اور صحت مند لڑکی کو اپنے ساتھ لے گئے۔ یہ واقعہ عالمی توجہ کا مرکز بنا اور تھائی لینڈ کی کمرشل سیر وگیسی یا تجارتی مقصد کے لیے متبادل ماؤں کا کاروبار کرنے والی صنعت پر گہری تنقید کی جانے لگی جس کی بدولت تھائی لینڈ گورنمنٹ اور قانون ساز اسمبلی کو باقاعدہ قانون پاس کرنا پڑا۔[20]

پاکستان کے ہمسایہ ملک انڈیا میں سیر وگیسی ایک انڈسٹری

انڈیا میں سیر وگیسی ایک انڈسٹری کی شکل اختیار کر چکی ہے ابتداء میں سیر وگیسی کی اجازت رضاکارانہ طور پر تھی اور سیر وگیسی معاہدے پر اجرت یا کسی بھی طرح کے معاوضے کی اجازت نہیں تھی۔ ۲۰۰۲ میں ابتدائی طور پر سیر وگیسی کی اجازت دے دی گئی پھر ۲۰۰۸ میں سپریم کورٹ آف انڈیا نے بے اولاد فیملیز کو ہر طرح کے معاوضے کے ساتھ سیر وگیسی سے اولاد کے حصول کی مکمل طور پر اجازت دے دی۔ لہٰذا سیر وگیسی کے قانون پاس ہونے کی وجہ سے سیر وگیسی سے معاوضہ حاصل کرنا قانونی حیثیت اختیار کر گیا۔[21]

تاہم یہ فیصلہ صرف انڈیا ہی کے لیے فائدہ مند نہیں تھا بلکہ مغربی ممالک کے بے اولاد کپلز بھی فائدہ اٹھانے کے لیے انڈیا کی طرف رخ کرنا شروع ہو گئے اور انڈیا میں سیر وگیسی ایک انڈسٹری کی شکل اختیار کر گئی، اس کی بنیادی وجہ انڈیا کی غربت، ناخواندگی اور کرنسی ریٹ کا کم ہونا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں سیر گیسی پروسیڈیجر پر جو معاوضہ اور جو اخراجات آتے ہیں اس کا ایک تہائی حصہ سے انڈیا میں یہ عمل مکمل ہو جاتا ہے۔[22] اور دوسرا مذہبی اعتبار سے انڈین مذاہب کی طرف سے کوئی خاص ردِ عمل کا نہ ہونا۔ انڈیا اور اس کے ساتھ ملحقہ ممالک بھی انڈیا کی فلم اور ڈرامہ انڈسٹری سے بہت مرغوب ہیں۔ اس لیے جو بھی انڈین فلم اور ڈرامہ انڈسٹری میں دیکھایا جاتا ہے اس

کی چھاپ دوسرے ممالک پر دیکھی جا سکتی ہے جیسے انڈیا کی ایک فلم وکی ڈونر، گوڈنیوز اور ڈرامہ دل سے دل تک۔ اسی طرح دنیا بھر کی مشہور و نامور شخصیات بھی جب کوئی رجحان اپنا لیں تو دنیا میں تقریباً ہر جگہ پر وہ رجحان عام ہونے لگتا ہے جیسے فیشن اور اسی طرح سیر وگیسی بھی۔

سیر وگیسی کے ذریعے جو ممالک نے انڈیا سے فائدہ اٹھا رہے ہیں ان ممالک میں سر فہرست امریکا، برطانیہ، کینیڈا، تائیوان، فرانس اور خاص طور آسٹریلیا قابل ذکر ہیں۔ ان ممالک میں سیر وگیسی پر تقریباً ایک لاکھ ڈالر خرچ آتا ہے لیکن انڈیا میں تقریباً صرف پندرہ سے بیس ہزار ڈالر۔ اسی لیے ہندوستان بھی اس سے بھرپور معاشی فائدہ اٹھا رہا ہے، ہندوستان ماہر معاشیات کے مطابق، "ایک غریب یا اوسط درجے کا ہندوستانی 10 سال میں اتنا کچھ نہیں کما سکتا جب کہ اس کی بیوی صرف ایک بار 9 ماہ کے لیے اپنے رحم کو کرایہ پر دے کر با آسانی اپنے شوہر سے زیادہ رقم حاصل کر لیتی ہے"۔[23] انڈیا میں یہ ٹکنالوجی ایک انڈسٹری کی صورت سامنے آئی ہے اور اس کو Fertility Tourism Industry کا نام دیا جا رہا ہے۔ اب فرٹیلیٹی انڈسٹری کا شمار تیزی سے ترقی کرنے والی انڈسٹریز میں ہونے لگا ہے۔ یہ انڈسٹری ۲۰۱۲ تک تقریباً ۲.۳ بلین ڈالر کی سرمایہ کاری تک پہنچ چکی ہے۔[24] سپریم کورٹ آف انڈیا کی مشہور وکیل Madhavi Divan کا کہنا ہے کہ انڈیا اب 'سیر وگیسی کیپٹل آف دی ورلڈ بن چکا ہے'۔[25] لہٰذا اس انڈسٹری سے بہت جلد دوسرے غریب اور ترقی پذیر اور ناخواندہ ممالک فائدہ اٹھانے کا سوچیں گی۔ انڈین سیر وگیسی جس اندھے کنوئیں میں بہت تیزی سے گامزن ہے وہاں بہت سے عقلمند اس انڈسٹری کی تباہ کاریوں کو بھی بھانپ چکیں ہیں اور اس پر پابندی کی بہت کاوشیں کر رہے ہیں۔[26]

سیر وگیسی کا طریقہ کار، اقسام اور مختلف صورتیں

سیر وگیسی ایک ایسا متبادل طریقہ تولید یا بچے کی پیدائش کا ایک ایسا عمل ہے جس میں ایک عورت کسی دوسرے جوڑے کے ایمبریو کو اپنے رحم میں رکھتی، اُس کی نشو نما کرتی اور اُس بچے کو دنیا میں لانے کا سبب بنتی ہے۔ اس میڈیکل کنڈیشن میں سیر وگیسی ماں کا بچے کے باپ سے جسمانی تعلق بالکل ضروری نہیں ہوتا کیونکہ اس میں تمام عمل طبی آلات کی مدد سے مکمل کیا جاتا ہے۔ خواہشمند باپ کے نطفے اور ماں کے بیضہ سے لیبارٹری میں جنین (بارآور بیضہ) تیار کر کے اسے کسی صحت مند عورت کے رحم میں منتقل کر دیا جاتا ہے جہاں یہ قدرتی عمل سے گزر کر ایک صحت مند بچہ کی شکل میں اس دنیا میں نارمل طریقے سے پیدا ہوتا ہے۔[27]

اس میں ایک طریقہ داخلی اور دوسرا خارجی ہے، داخلی طریقے میں پچکاری کے ذریعہ مرد کے نطفہ کو عورت کے رحم میں داخل کر دیا جاتا ہے جس کی ایک صورت Artificial Insemination ہے۔

دوسرا خارجی طریقہ یعنی ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی پیدائش کا طریقہ یہ ہے کہ عورت اور مرد دونوں سے جرثومے حاصل کئے جاتے ہیں، جنہیں اصطلاح میں Eggs اور Sperms کہتے ہیں۔ ان کو ایک ٹیوب میں 12 ہفتے رکھا جاتا ہے، جس میں وہ تمام لوازمات (environment) پائے جاتے ہیں جو کہ رحم مادر (Womb) میں ہوتے ہیں۔ پھر ان جرثوموں کو غیر فطری طریقے سے (بذریعہ انجکشن) رحم مادر میں داخل کیا جاتا ہے۔ اور یوں نو ماہ بعد بچے کی پیدائش عمل میں آتی ہے۔[28]

سیروگیسی کی دو اقسام اور ممکنہ مختلف صورتیں ہوسکتی ہیں۔ سیروگیسی کی پہلی قسم روایتی سیروگیسی traditional surrogacy اور گیسٹیشنل سیروگیسی gestational surrogacy اور دوسری قسم ہمدردانہ سیروگیسی Altruistic Surrogacy، رضاکارانہ سیروگیسی Voluntarily Surrogacy اور تجارتی یا اجرت پر سیروگیسی Commercial Surrogacy۔

روایتی سیروگیسی Traditional Surrogacy: روایتی سیروگیسی میں سیروگیٹ ماں کا بچے کے ساتھ بائیولوجیکل تعلق ہوتا ہے یعنی سیروگیٹ ماں کا اپنا انڈہ ovum ہوتا ہے اور اولاد کے خواہشمند مرد کا سپرم، اور یہ مصنوعی طریقے artificially insemination کے ذریعے سرانجام پاتا ہے۔[29]

گیسٹیشنل سیروگیسی Gestational Surrogacy: یہ سیروگیسی کی ایک ایسی قسم ہے جس میں اولاد کے خواہشمند کپلز، شوہر اور بیوی اپنے سپرم اور بیضہ ovum کو استعمال میں لاتے ہوئے کسی دوسری عورت کے رحم میں داخل کرتے ہیں، یا اس کی دوسری صورت یہ ہے کہ اجرت، رضاکارانہ یا ہمدردانہ رحم پیش کی ہوئی عورت میں کسی بھی سپرم یا Ovum کے ساتھ بچہ پیدا کیا جاتا ہے۔ اس قسم میں سیروگیٹ ماں یعنی رحم پیش کی ہوئی عورت کا بچہ کے ساتھ کوئی بائیولوجیکل تعلق نہیں ہوتا۔[30]

سیروگیسی میں متبادل ماں سے اولاد کے لیے سپرم اور بیضہ کے حصول کے حوالے سے اقسام

(1) شوہر کا سپرم Sperm اور بیضہ Ovum بیوی کا ہو: بیوی کسی بیماری یا پھر خواہش کی بنا پر اپنے رحم میں اولاد کو پیدا نہ کرسکے تو وہ اپنے بیضہ اور اپنے شوہر کے سپرم کو مصنوعی طریقے (ٹیسٹ ٹیوب) سے کسی دوسری عورت کے رحم میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ (2) شوہر کا سپرم Sperm اور بیضہ Ovum دوسری غیر عورت کا ہو: بیوی بیماری یا خواہش کی وجہ سے اپنا بیضہ مہیانہ کرسکے تو مرد کے سپرم کے ساتھ کسی غیر عورت کا بیضہ مصنوعی طریقہ سے بارآور کروا کر ٹیسٹ ٹیوب کے ذریعے کسی دوسری عورت کے رحم میں داخل کر دیا جاتا ہے۔[31] (3) بیضہ بیوی Ovum کا ہو اور سپرم Sperm غیر مرد کا: مرد اپنی خواہش یا پھر بیماری کی وجہ سے سپرم مہیانہ کرسکے تو اپنی بیوی کا بیضہ لے کر سپرم بینک سے سپرم لے کر ٹیسٹ ٹیوب کے پروسڈجر کے ذریعے کسی دوسری عورت کے رحم میں منتقل کر دیا جاتا

ہے۔(4)نہ سپرم Sperm شوہر کا ہو اور نہ بیضہ Ovum بیوی کا ہو: سیروگیسی کی ایک ایسی صورت بھی پائی جاتی ہے جس میں اولاد کے خواہش مند نہ ہی اپنا سپرم مہیا کرتے ہیں اور نہ ہی بیضہ بلکہ سپرم بینک سے اپنی مرضی کا سپرم اور کسی دوسری عورت سے بیضہ حاصل کرتے ہیں۔اور اس کو کسی تیسری عورت کو جو کہ اپنا رحم جنین کی پرورش کے لیے پیش کرتی ہے اس میں مصنوعی طریقے سے داخل کر دیا جاتا ہے۔[32]

بیان کردہ تمام صورتیں جس میں کسی دوسرے مرد یا کسی دوسری عورت کا سپرم یا پھر بیضہ لے کر فرٹیلائز کروا کر کسی غیر عورت میں داخل کیا جائے تو اس طرح کی جتنی ذکر کردہ اور اس کے علاوہ اور صورتیں ممکن ہیں وہ سب اسلام میں ممنوع و حرام ہیں۔[33]

سیروگیسی کی زوجین کے حوالے سے اقسام

1) کسی بیماری یا عارضہ کی وجہ سے زوجین مباشرت صحیح طور پر کر ہی نہیں سکتے۔یا بیوی اس کی متحمل نہیں ہو سکتی۔تو مرد کا نطفہ بذریعہ پچکاری یا انجکشن (بطریقِ اول) عورت کے رحم میں داخل کر دیا جائے۔یہ صورت جائز اور درست ہے۔اس سے نہ نسب میں فرق پڑتا ہے نہ وراثت کے احکام متاثر ہوتے ہیں۔

2) اگر کسی وجہ سے مندرجہ بالا طریقہ ممکن نہ ہو تو ٹیسٹ ٹیوب والا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے۔یہ طریقہ بھی جائز و درست ہے۔بشرطیکہ جرثومے زوجین کے اپنے ہوں۔

3) ایک مرد کی دو یا دو سے زائد بیویاں ہیں۔جن میں سے کوئی ایک بانجھ ہے۔اس بانجھ عورت کا بیضہ حاصل کر کے ٹیسٹ ٹیوب میں مرد کا نطفہ شامل کر کے کسی تندرست بیوی کے رحم میں یہ نطفہ رکھ دیا جائے۔یا اس کے برعکس یعنی اگر بانجھ عورت کے بیضہ یعنی جرثومہ میں نقص ہے تو وہ کسی دوسری بیوی کا لے کر یہی طریق کار استعمال کر کے بانجھ عورت کے رحم میں رکھ دیا جائے۔اس طریق کار میں کچھ قباحت نہیں۔اس کا نسب تو بہر حال باپ سے ہی چلے گا۔لیکن وراثت کا تعلق اس ماں سے ہو گا جس نے اسے جنا ہے۔[34]

ان تین صورتوں میں ابتدائی دو صورتیں مکمل طور پر جائز و حلال ہیں لیکن آخری صورت جس میں ایک بیوی سے بیضہ لے کر دوسری بیوی میں رکھا جائے یہ صورت تاحال شکوک و شبہات رکھتی ہے۔ان صورتوں کے علاوہ باقی جتنی بھی شکلیں بنتی ہیں (اور وہ بہت سی بن جاتی ہیں) سب قطعی طور پر حرام ہیں۔مثلاً عورت تو تندرست ہے مگر مرد بیمار ہے۔اب وہ اپنے خاوند کی مرضی سے اپنا بیضہ دیتی

اور ٹیوب میں کسی غیر مرد کا نطفہ ملاپ کروا کر اس کو اپنے رحم میں رکھ لیتی ہے، یا کسی غیر مرد کا نطفہ پچکاری کے ذریعہ یا کسی دوسری غیر فطری ذریعہ سے اپنے رحم میں ڈال یا ڈلوا لیتی ہے۔ تو یہ سب صورتیں حرام ہیں۔

سیروگیسی کے اسباب و عوامل

سیروگیسی کا اصل میں بنیادی سبب مرد اور عورت میں انفرٹیلیٹی ہے جس کی وجہ سے مرد اور عورت اولاد پیدا کرنے والے جرسومے، نطفہ اور بیضہ سے محروم رہتے ہیں۔ انفرٹیلیٹی کی تلاش میں میڈیکل نے ترقی کی تو مصنوعی طریقے سے ٹیسٹ ٹیوب کے ذریعے مرد کے خصیوں سے نطفہ کو نکال کر اور معمولی سے آپریشن کے ذریعے عورت سے بیضہ حاصل کر کے بیوی یا پھر کسی دوسری عورت کے رحم میں اولاد کی غرض سے داخل کر دیا جاتا ہے۔ (1) سیروگیسی کا اہم اور بنیادی سبب عورت کا یوٹرس موجود نہ ہونا ہے، یہ بنیادی طور پر کسی بیماری جیسے کینسر، رسولی، یا پھر خون کا مسلسل جاری رہنے کی وجہ سے نکالا جاتا ہے۔[35] (2) اگر کسی سبب سے عورت کسی خاص بیماری میں مبتلا ہو جس سے اگر عورت حاملہ ہو تو جنین میں بھی وہ بیماری داخل ہو سکتی ہے جیسے ایڈز تو اس سبب سے عورت ماں بننے کی بجائے سیروگیسی کے ذریعے بچہ حاصل کرتی ہے۔ (3) عورت جب سن یاس کو پہنچ جائے تو بیضہ کی غیر موجودگی کی وجہ سے اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت سے محروم ہو جاتی ہے تو اس صورت میں مصنوعی طریقے سے اولاد کا حصول ممکن ہے۔ (4) ایسی خواتین جو فیشن انڈسٹریز اور شوبز سے تعلق رکھتی ہیں وہ اپنے جسمانی ہئیت و کیفیت کو برقرار رکھنے کے لیے بچے کو جنم نہیں دینا گنوارا کرتی اسی لیے اگر وہ بلکل تندرست ہیں تو اپنے بیضہ کے ساتھ اپنے شوہر کا نطفہ ملا کر سیروگیسی سے اولاد حاصل کرتی ہیں۔[36] (5) مغربی فکر میں بڑھتا ہوا رجحان سنگل مدر کا ہے ایسی صورت میں جب عورت دوسری اولاد کی خواہش کرتی ہے تو کسی دوسرے مرد کا نطفہ لے کر اس سے سیروگیسی یا اپنے رحم کے ذریعہ اولاد پیدا کرتی ہے۔ (6) مغرب میں سنگل رہنا ایک بھیانک روپ اختیار کر رہا ہے جس کی بدولت سنگل باپ یا پھر کوئی کنورہ مردوں اور کنواری عورتوں کی تعداد غیر یقینی حد تک بڑھتی جا رہی ہے، ایسے مرد یا عورتوں کو اولاد کی خواہش ہوتی ہے تو وہ غیر فطری، غیر مصنوعی طریقے سے اولاد حاصل کرتے ہیں۔ (7) ہم جنس پرستی بھی مغرب کی ایک بیماری ہے جس کی بدولت مرد مرد سے اور عورت عورت سے رشتہ ازدواج یا پھر پارٹنر بنتے ہیں یہ طرز زندگی بھی سیروگیسی کے رجحانات کو پروان چڑھانے میں کردار ادا کر رہی ہے۔[37] (8) جدید دور میں نسل پرستی (کالے اور گورے) کی اضافے کے لیے بھی سیروگیسی کو استعمال کیا جا رہا ہے۔[38] (9) سیروگیسی سے انسانی سمگلنگ اور ٹریفکنگ trafficking بھی وجود میں آ رہی ہے۔[39] [40] (10) معاشی طور پر کمزور خواتین کے لیے یہ کاروبار کی ایک صورت کے ہے۔[41]

مذاہب عالم میں سیر وگیسی کا تصور

دنیا کے تمام مذاہب اپنے مذہبی تصورات کے مطابق نئے پیش آمدہ مسائل کو جانچتے اور پرکھتے ہیں اور اسی کے مطابق صحیح اور غلط کا فیصلہ جاری کرتے ہیں۔ سیر وگیسی بھی ایک متنوع پہلوؤں پر مبنی ایک مسئلہ ہے جس کے لیے ہر مذہب اپنے خیالات اور تصورات رکھتا ہے۔ ہم ممکنہ طور پر مختلف مذاہب میں سیر وگیسی کے رجحانات کو جانچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ **کیتھولک چرچ** کے عقائد کے مطابق مصنوعی بارآوری کی تمام صورتیں ممنوع ہیں، یہاں تک کہ سپرم اور بیضہ کی ڈونیشن اور سیر وگیسی بھی ممنوع ہیں۔[42] کیتھولک عقائد سے وابستہ دوسرے افراد کے نزدیک سیر وگیسی سے متعلق مختلف آراء و نظریات پائے جاتے ہیں، جو کہ پیچیدہ صورتحال کو ظاہر کرتا ہے اور یہ آراء ویٹیکن چرچ کی تعلیمات سے مختلف بھی ہیں۔ کلیسائے انگلستان کے نظریات وعقائد سیر وگیسی کے حوالے سے نرم ہیں اور کو ممنوع قرار نہیں دیا گیا۔ بک آف جینسز 1:28 کے نزدیک خدا نے انسانوں کی بڑھوتری کے لیے جو جو پہلا حکم دیا ہے "Be Fruitful and Multiply" ہے۔[43] **قدیم ہندو ادب** خاص طور پر مہابھارت، اور تین رانیوں کا تصور ہے جس کا مقصد بھارت میں بچے ہوں گے اور بھارتی خاندان میں اولاد کا سلسلہ مستقل رہے گا۔ ہندوانہ حیاتیاتی اخلاقیات مکمل طور پر مصنوعی طریقے سے جیسے اسسٹڈری پروڈکٹو ٹیکنالوجی ART کی اجازت دیتی ہے۔ اور اگر حاملہ ہونے میں کوئی دشواری ہے اور بیٹے کی خواہش ہو تو ہندو حیاتیاتی نظریات مکمل طور پر حمایت وحوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ مہابھارت میں جینٹک اور غیر جینٹک بچوں کو اخلاقی و نظریاتی طور پر کوئی فوقیت حاصل نہیں ہے بلکہ دونوں طرح کے بچے برابر ہیں۔ تاہم بچوں کے خیالات اپنے وبنیادی خاندانوں ماں باپ سے آگے بڑھتے ہیں جن میں چچا، چچی، خالہ، سسرال، دادا، دوست، گود لینے والوں کے رشتہ دار، ہمسائے اور علاقے کے افراد شامل ہیں۔ ہندو نظریات میں نسب کا تعلق جینیات سے نہیں ہے بلکہ ہندو کلچر میں وارث اور وراثت کا تعلق جینٹک طور پر اپنے والدین سے ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔[44] **یہودی مذہب** نطفہ اور بیضہ کی ڈونیشن اور سیر وگیسی کی اجازت دیتا ہے بلکہ یہودی نسل کی بڑھوتری کے لیے یہ فرض سمجھا جاتا ہے۔ یہودی مذہب کے نزدیک سیر وگیسی کے ذریعے پیدا ہونے والا بچہ جس مرد نے نطفہ دیا اور جس عورت نے پیدا کیا اس کا ہو گا۔[45]

یہودیوں کے روایتی قوانین حلاخہ کے مطابق سیر وگیسی کے لیے موضوع تنہا واحد عورت یعنی Single Women ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے زنا کے اندیشے سے بچنا اور یہودی ہونا معلوم کرنے کے لیے، کیونکہ یہودیت کا درجہ سیر وگیسی جیسے عمل کے اندر ماں کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ لہذا روایتی قدیم نظریات رکھنے والے ربیوں کے نزدیک غیر یہودیوں کا عطیہ کردہ نطفہ استعمال کیا جائے بوجہ

یہودی مرد و عورت میں زنا کے اندیشے کو روکنے کے لیے اور نامعلوم عطیہ کرنے والوں کی اولاد کے اندر جینیٹک جنسی تعلق سے بچنے کے لیے۔[46] کچھ **بدھ مت** کے تصورات و نظریات کے حامی جیسے اسسٹڈری پروڈکٹو ٹیکنالوجیART کو قبول کرتے ہیں اور کافی حد تک انفرٹیلیٹی یعنی بانجھ پن کے مسائل کے حل کے طور پر اس ٹیکنالوجی کی حمایت و حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

تاہم بدھ مت ہر طرح کے اسسٹڈری پروڈکٹو ٹیکنالوجیART کی اجازت دیتے ہیں جس میں سیروگیسی کو بھی شامل کرتے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ پیش کرتے ہیں کہ یہ ٹیکنالوجی بے اولاد جوڑوں میں اولاد کا حصول ممکن بناتی ہے اور یہ عمل کسی بھی طرح کسی کے لیے بھی تکلیف کا سبب نہ بنے۔ بدھ مت میں جدید قسم کی میڈیکل ٹیکنالوجی کے استعمال پر کسی بھی طرح پابندی یا تنازعہ نہیں ہے۔ پھر بھی کچھ بدھ مت مذہب کے حامی مصنوعی طریقے سے اولاد کے حصول پر تنقید کرتے ہیں کہ یہ دنیاوی اور جنسی خواہشات کو ابھارنے کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اسی فکر سے وابستہ افراد کا دوسرا جواز یہ ہے کہ اگرچہ ART سے جسمانی تعلق یا جنسی تعلق پیدا نہیں ہوتا لیکن پھر بھی متبادل ماں اور بچے یا اس کے خاندان کو کسی بھی طرح کی پریشانی یا ذہنی اذیت سے بھی گزرنا پڑ سکتا ہے۔ بعض رہبانہ فکر جس میں وینا پتا کا شامل ہے اس میں اولاد کی خواہش کو دولت اور معاشی ضرورت کے ساتھ وابستہ کیا جاتا ہے جس کے باعث انسان بصیرت اصلیہ سے بھٹک جاتا ہے۔ دوسری طرف دھیما پتا کا میں ہے کہ "one's body belongs to oneself or one's child belongs to oneself"۔ لہٰذا بدھ مت کے کچھ مفکرین مصنوعی انداز اور غیر بائیولوجیکل بچہ کے بارے میں رائے یہ رکھتے ہیں کہ دراصل جس کا نطفہ اور بیضہ ہو گا بچہ بھی اسی کا ہو گا نہ کہ جس نے حاصل (adopt) کیا ہو[47]۔[48]

اسلام میں سیروگیسی کا تصور

علماء و اسلامی سکالر کسی بھی طرح کے مسئلے پر رائے یا حل دینے سے پہلے مقاصد شریعت کو مدِ نظر رکھتے ہیں۔ مقاصد شریعت میں حفظ دین، حفظ نسل، حفظ نفس، حفظ عقل اور حفظ مال شامل ہیں۔ سیروگیسی ایک جدید میڈیکل مسئلہ ہے جس کا قرآن میں ذکر نہیں ملتا اور نہ ہی حضور اکرم ﷺ و صحابہ کرامؓ کے دور میں کوئی کیس سامنے آیا لیکن قرآنِ کریم اور سنتِ رسول ﷺ سے ہمیں خاندانی نظام، نکاح اور اولاد کی پیدائش اور سماجی علوم سے متعلق مکمل رہنمائی ملتی ہے۔[49]

سیروگیسی میں نسل و آل اولاد کی حفاظت ہی مقاصد شریعت کا بنیادی و اصل مقصد ہے۔ جب کہ اسلام خود اولاد کی پیدائش کی تلقین کرتا ہے لیکن ساتھ ہی نسب کے تحفظ پر بھی زور دیتا ہے۔ بانجھ پن ایک بیماری ہے لیکن اس بیماری کے حل سے مصلحت حاصل ہو نہ کہ مفاسد۔ کسی عورت کا رحم ادھار پر لینا یہ ایک جدید میڈیکل طریقہ کار ہے جس میں ڈونر کا سپرم یا پھر بیضہ لیا جاتا ہے، دوسری

صورت میں جو اولاد کی خواہش رکھتا ہو وہ اپنا سپرم اور اپنی بیوی کا بیضہ کسی دوسری عورت میں جو کہ اس کے نکاح میں نہیں ہے اس کے رحم میں داخل کرتا ہے جو کہ مکمل طور پر اخلاط نسب سے تعبیر ہو گا۔ علماء و مفتیاں تمام کا متفقہ فتویٰ ہے کہ غیر منکوحہ کے رحم میں سپرم یا اپنی بیوی کا بیضہ کسی بھی طریقہ کار کے ذریعہ داخل کروانا اللہ کریم کے حکم کی خلاف ورزی ہے۔ اللہ کریم نے قرآن کریم میں فرمایا ہے:

"وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ"[50]

(جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، سوائے اپنی بیویوں کے اور جو عورتیں ملک یمین میں ہو ان پر وہ قابل ملامت نہیں ہیں، تو جو ان کے علاوہ اور کچھ چاہیں وہ حد سے بڑھنے والے ہیں)۔ اسی طرح نکاح کے بغیر کسی کی اولاد پیدا کرنا حرام و زنا کے زمرے میں آتا ہے۔[51]

لہذا نسب کو ختم کر دینے کی وجہ سے سپرم اور بیضے کا عطیہ کرنا ممنوع و حرام ہے اور اسی وجہ سے زنا کو بھی حرام کیا گیا ہے کہ یہ بھی نسب کو تباہ کرتا ہے۔ اللہ کریم کے نزدیک نسب کی بہت اہمیت ہے فرمان باری تعالیٰ ہے کہ "اور وہی تو ہے جس نے پانی سے آدمی کو پیدا کیا ، پھر اس کو صاحب نسب اور صاحب قرابت دامادی بنایا اور تمہارا پروردگار قدرت رکھتا ہے"[52] سیروگیسی سے ہونے والے بچے کی وراثت، تعلق برادری و رشتے داری میں سوال پیدا ہوتے ہیں۔ کسی اور کے رحم اور نطفے سے پیدا ہونے والا بچہ بالکل لے پالک ہی کی طرح ہے اور قرآن کریم یتیم کی پرورش کے لیے حوصلہ افزائی کرتا ہے اور بچوں کو گود لینے کے بارے میں واضح رہنمائی فرماتا ہے۔[53] اسلام مکمل طور پر نسب اور خاندان کی اہمیت کو بیان فرماتا ہے جس میں باپ اور ماں کا حقیقی ہونا ضروری ہے اگر جنیٹک طور پر ماں یا باپ کوئی اور ہو تو یہ ایک دھوکہ ہے[54] اور یہ کسی بھی طور پر کبھی بھی بہن بھائیوں کے درمیان نکاح کا سبب بن سکتا ہے۔ اور اللہ کریم واضح طور پر ایسے رشتوں کو بیان فرماتے ہیں جن میں نکاح جائز نہیں۔[55] نطفہ عطیہ کرنے والے والدین کے بچوں کا آپس میں جو کہ دراصل بہن بھائی ہوں گے ان کے درمیان نکاح کا رشتہ قائم ہو جائے تو یہ فساد و شر کے سوا کچھ بھی نہیں۔

لہذا اسلام میں سیر وگیسی مکمل طور پر ممنوع ہے جس میں غیر منکوحہ عورت کا رحم استعمال کیا جا رہا ہو اسی سے متعلق حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے:

"لا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر أن يسقي ماء زرع غيره" [56]

(کسی شخص کے لئے، جو اللہ اور یوم الآخرت پر ایمان رکھتا ہے، یہ حلال نہیں کہ وہ کسی غیر کی کھیتی کو پانی دے)۔

دوسری طرف اگر کسی مرد کی دو بیویاں ہیں اور پہلی بیوی کا رحم اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا تو وہ ٹیسٹ ٹیوب کے ذریعے پہلی بیوی کا بیضہ اور اپنا سپرم دوسری بیوی کے رحم میں داخل کروا کر اولاد حاصل کر سکتا ہے۔ مسئلہ ھذا پر دو مکاتب فکر سامنے آئے ہیں۔ پہلا مکتبہ فکر اس کو سیر وگیسی کے دوسرے طریقوں کی طرح ممنوع قرار دیتا ہے کیونکہ اس میں بھی اختلاط نسب دوسری بیوی کی طرف سے واقع ہوتا ہے لہذا نص قطعی سے یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ اصل ماں کس کو قرار دیا جائے قرآن کریم میں ارشاد ہے:۔

" إِنْ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا اللَّائِي وَلَدْنَهُمْ "[57]

(انکی مائیں ان کے سوا کوئی نہیں جنھوں نے انھیں جنم دیا)۔

اس کے جواب میں المجمع الفقہی نے اپنے ساتویں اجلاس میں ۱۴۰۴ھ فتویٰ دیا کہ مکمل احتیاط کے ساتھ اس عمل کو اپنایا جا سکتا ہے لیکن[58] اگلے ہی سال ۱۴۰۵ھ میں اس جواز کے فتویٰ سے رجوع کر لیا۔[59] اور اس رجوع کے پیچھے مختلف وجوہات کار فرما تھیں جس میں بنیادی طور پر بچے کا معلوم ہونا مشکل ہے کہ وہ پہلی یا دوسری بیوی کا ہے اور ٹیسٹ ٹیوب پروسڈجر کے دوران شوہر نے دوسری بیوی کے ساتھ ملاپ کیا ہو۔ اور اگر دو بچے پیدا ہوئے تو کون سا کس کا ہے اور اگر دونوں میں سے کوئی فوت ہو گیا تو کون سا ہوا۔ اسی طرح اگر باپ فوت ہو گیا تو دونوں عورتوں کا آپس میں کیا تعلق قائم ہو گا اور بچے سے متعلق کیا فیصلہ ہو گا جب کہ قرآن کریم کے مطابق جنم دینے والی ماں ہی اصل ماں ہے[60] اس طرح کے کئی سوالات کی بنیاد پر المجمع الفقہی نے اپنے فتویٰ سے رجوع کیا۔ دوسرا مکتبہ فکر جو کہ ایرانی اسلامی فکر سے تعلق رکھتا ہے ان کے نزدیک منکوحہ سیر وگیٹ ماں کا حق ادا کر سکتی ہے کیونکہ ان کے نزدیک جب سپرم اور بیضہ کے ملاپ کے بعد ایمبریو Embryo بنا تو وہ تنہا سپرم کے دائرہ کار سے نکل کر ایک جنین کی شکل اختیار کر گیا جس کی پیدائش ایک منکوحہ بیوی کی کوک میں ہو گی۔ لہذا بیوی کو سیر وگیٹ ماں بنانا اور غیر شادی شدہ عورت کو سیر وگیٹ ماں بنانا، دونوں میں بہت زیادہ فرق ہے۔ در حقیقت ایرانی مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے سکالر سیر وگیسی میں ایمبریو کو ایک رحم سے دوسرے رحم میں منتقل کرنا سوا کچھ نہیں سمجھتے اور اس عمل میں کوئی گناہ نہیں جانتے۔[61][62]

سیر وگیسی سے متعلق وفاقی شرعی عدالت کا فیصلہ

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اور اسلامی اصولوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے قانون وفیصلہ سازی کی جاتی ہے فیڈرل شریعت کورٹ کے ایک فیصلے SHARIAT PETITION NO.2/I OF 2015 کے مطابق ایسا بچہ جو حقیقی ماں باپ کے سپرم اور بیضہ سے مصنوعی طریقے سے اصل ماں کے رحم میں داخل کیا جائے تو یہ عمل جائز اور بلکل درست ہے(یعنی میاں بیوی کے اپنے سپرم اور بیضہ سے)۔ اگر میاں بیوی کے سپرم، بیضہ سے ایمبریو تیار کیا جائے اور پھر بیوی کے رحم میں داخل کیا جائے تو یہ عمل بھی جائز و درست ہے۔[63] اور ہر طرح کی کسی تیسری پارٹی کی مداخلت چاہے وہ سپرم یا بیضہ یا پھر رحم کے حوالے سے ہو یا سپرم اور بیضہ کا عطیہ ہو، مکمل طور پر اسلامی نقطہ نظر سے حرام ہے اس لیے اس کی فیڈرل شریعت کورٹ کے مطابق اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اسی فیصلے کے مطابق پھر سیر وگیسی یا اس کی کوئی اور صورتیں بھی مکمل طور پر ممنوع قرار پاتی ہیں۔[64]

حاصل بحث

ہمارے مقالے کے دو نقطہ نگاہ ہیں پہلے نقطہ کے مطابق: (1) اخلاقیات معاشرے کی بقا کی ضامن ہیں، (2) سائنس نے جو بھی ایجادات اور ترقی کی انسان کی فلاح و بہبود اولین مقصد رہا ہے، (3) تمام مذاہب اپنی اقدار، روایات، قدیم نظریات و بنیادی کتب سے نئے پیش آمدہ مسائل کا حل جدید نظریات و فکر کے مطابق پیش کرتے ہیں۔ (4) تمام معاشی تصورات کا حاصل و مقصد انسان کو آسان زندگی اور بنیادی سہولیات مہیا کرنا ہے۔ ان چار نکات کی روشنی میں مقالہ ھذا میں جو سیر وگیسی سے متعلق عمیق جائزہ پیش کیا اس سے واضح معلوم ہوتا ہے کہ سیر وگیسی اپنے اندر فائدے کے ساتھ بہت سے نقصان کا پیش خیمہ ہے۔ اسی وجہ سے بہت سے ممالک میں مکمل طور پر سیر وگیسی پر پابندی ہے اور جن ممالک میں سیر وگیسی کی اجازت ہے ان ممالک میں بھی کمرشل سیر وگیسی پر پابندی ہے اور جرمانے و سزائیں مقرر کی گئی ہیں۔

دوسرے نقطہ نگاہ کے مطابق: مذہب اسلام کے علاوہ جو مذاہب بھی ہم نے اپنے مقالے میں ذکر کیے وہ تمام مذاہب نسل انسانی کی بقا کے لیے سیر وگیسی کو معاشرے کی بنیادی ضرورت سمجھتے ہیں، لہذا اس آراء پر دوبارہ غور و فکر کرنے کی ضروت ہے کیونکہ سیر وگیسی سے پیدا ہونے والے بچے مصنوعی اور غیر حقیقی نطفہ و بیضہ سے پروان چڑھتے ہیں۔ جس کے ثمرات کم اور خطرات زیادہ ہیں۔ جب کہ نسلِ انسانی کی بقا فطری و غیر مصنوعی طریقے پر موقوف ہے۔ اور اسلام سیر وگیسی پر واضح آراء رکھتا ہے، اسلام ایک زندہ و جاوید مذہب ہے یہ سلامتی والا دین ہے، اسلام کی بنیادی تعلیم کا اخذ و منبع قرآن کریم اور حدیث و سنت ہے۔ اللہ رب العزت نے انسان کو اشرف

المخلوقات بنایااور اور بہترین تقویم پر پیدا فرمایاہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں واضح فرمایا جسے چاہے بیٹے عطا فرمائے اور جس کو چاہے بیٹیاں دے اور جسے چاہے بیٹے، بیٹیاں دونوں دے اور جسے چاہے بے اولاد رکھے(65)۔ اسلام میں زنا اور تمام زنا کی اقسام حرام ہیں اور نکاح حلال ہے، مرد اور عورت نکاح کے بندھن میں آجانے کے بعد اولاد کے حصول کے لیے کوشاں ہوتے ہیں۔ لیکن سیر وگیسی میں مرد کے سپرم اور عورت کے بیضہ کو ملا کر کسی تیسری عورت جو کہ غیر منکوحہ ہے اس میں داخل کرتے ہیں جو کہ نکاح کی غیر موجودگی میں اسلامی اخلاقیات میں ممنوع ہے۔ مقالہ نگاران کی آراء میں سیر وگیسی بے اولاد خاندان کے لیے خوشی کی نوید تو ضرور ہے لیکن اسلام میں اس سے متعلق جو احکامات واضح ہوتے ہیں اس سے سیر وگیسی ممنوع فعل ہے۔ لہٰذا اسلامی سکالرز، اسلامی نظریاتی، کونسل، فقہ اکیڈمیز، سیر وگیسی کے تمام معاشی و معاشرتی، اخلاقی، قانونی، پہلوؤں کا عمیق جائزہ لے کر سیر وگیسی سے متعلق باقاعدہ قانون تشکیل دیں۔ تاکہ سیر وگیسی کے تمام پہلو قرآن وسنت سے واضح بھی ہوں اور امت کے بے اولاد افراد کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بھی ہوں۔

وَاللہ اَعلَم بِالصَّواب

حوالہ جات

(1)سورۃ آل عمران:38

Sūraẗ Āl ʿImrān:38

(2)Dr. Altaf Hussain Langrial & Muhammad Muslim, "The Concept of Surrogate Mother in the Modern World in the Islamic Perspective," Al-Idah 29, no. 2 (2014): 61–92, http://al-idah.szic.pk/index.php/al-idah/article/view/227/215.

(3)Surrogacy in Latin. [accessed on July 29, 2021]. Available from: https://www.vocabulary.com/dictionary/surrogate

(4)Oliphant RE. New York: Aspen Publishers; 2007. Surrogacy in Black law dictionary, family law; p. 349

(5)Surrogacy in Britannica. [accessed on July 29, 2021]. Available from: http://www.britannica.com/EBchecked/topic/575390/surrogate-motherhood

(6)ندوی، رضی الاسلام، محمد، جدید فقہی مسائل، رحم مادر کا اجرت پر حصول اور موجودہ صورتحال اور اسلام کا نقطہ نظر، ذی قعدہ وذی الحجہ ۱۴۳۴ھ، ستمبر، اکتوبر ۲۰۱۳، شمارہ ۱۸، ص64

Nadwī, Rāzī al-Islām, Muḥammad, "Jadīd Fiqhī Masā'il," Raḥm-i Mādar kā Ajr par Ḥaṣūl aur Muğūda Ṣūrat-i Ḥāl aur Islām kā Nuqṭa-i Naẓar, Ẓil Qaʿda wal Ẓil Ḥiğğa 1434 H, September-October 2013, Shumāra 18, Page 64.

(7) Sumaira Mahmood & Dr Shahida Parveen, "Surrogacy in the Light of Islamic Shariah," Hazara Islamicus 8, no. 2 (2019): 85–106, http://hazaraislamicus.hu.edu.pk/public/uploads/2019/Issue_2/07.pdf.

(8)Vaishnavi, G. (2015). History of Surrogacy. In Surrogacy: Medicolegal Issues (pp. 8–8). Jaypee Brothers Medical Publishers (P) Ltd. https://doi.org/10.5005/jp/books/12585_3

(9) Zucker, D. J. (2021). In/Voluntary Surrogacy in Genesis. The Asbury Journal, 76(1), 9–24. https://doi.org/10.7252/Journal.01.2021S.02

(10) Taebi, M., Bahrami, R., Bagheri-Lankarani, N., & Shahriari, M. (2018). Ethical challenges of embryo donation in embryo donors and recipients. Iran J Nurs Midwifery Res, 23, 39.

(11) History of Surrogacy. [accessed on July 30, 2021]. Available from: https://surrogate.com/about-surrogacy/surrogacy-101/history-of-surrogacy/

(12) Vaishnavi, G. (2015). History of Surrogacy. In Surrogacy: Medicolegal Issues (pp. 8–8). Jaypee Brothers Medical Publishers (P) Ltd. https://doi.org/10.5005/jp/books/12585_3

(13) BANNO, S. N. and K. (2004). Surrogacy. JMAJ, 47(4), 192–203. https://www.med.or.jp/english/pdf/2004_04/192_203.pdf

(14) Vaishnavi, G. (2015b). Inception of Surrogacy Laws in India. Surrogacy: Medicolegal Issues, 59–59. https://doi.org/10.5005/JP/BOOKS/12585_8

(15) Orignal Jurisdiction about Surrogacy in the Federal Shariat Court. (n.d.). Retrieved August 8, 2021, from https://www.federalshariatcourt.gov.pk/Judgments/Sh.Petition No.2-I of 2015.pdf

(16) IVF Turkey | Fertility Treatment in Turkey | IVF Laws. (n.d.). Retrieved August 8, 2021, from https://www.fertilityclinicsabroad.com/ivf-abroad/ivf-turkey/

(17) Hibino, Y. (2020). Non-commercial Surrogacy in Thailand: Ethical, Legal, and Social Implications in Local and Global Contexts. Asian Bioethics Review 2020 12:2, 12(2), 135–147. https://doi.org/10.1007/S41649-020-00126-2

(18) Stasi, A. (2017). Protection for Children Born Through Assisted Reproductive Technologies Act, B.E. 2558: The Changing Profile of Surrogacy in Thailand. Clinical Medicine Insights: Reproductive Health, 11, 117955811774960. https://doi.org/10.1177/1179558117749603

(19) Human trafficking suspected in Thai nine-baby discovery | The Japan Times. (n.d.). Retrieved August 3, 2021, from https://www.japantimes.co.jp/news/2014/08/07/national/thai-lawyer-claims-nine-babies-surrogate-kids-japanese-father/11, 117955811774960. https://doi.org/10.1177/1179558117749603

(20) Human trafficking suspected in Thai nine-baby discovery | The Japan Times. (n.d.). Retrieved August 3, 2021, from https://www.japantimes.co.jp/news/2014/08/07/national/thai-lawyer-claims-nine-babies-surrogate-kids-japanese-father/11, 117955811774960. https://doi.org/10.1177/1179558117749603

(21) Jargilo, I. (2016). Regulating the Trade of Commercial Surrogacy in India. Journal of International Business and Law, 15(2), 337–360. https://scholarlycommons.law.hofstra.edu/jibl/vol15/iss2/12

(22) Baby Business: A Study on Indian Market of Commercial Surrogacy and Its Implications. (n.d.). Retrieved August 2, 2021, from https://paa2015.princeton.edu/papers/152404

(23) Reddy, J. (2020). Indian Surrogacy: Ending Cheap Labor. Santa Clara Journal of International Law, 18(1), 92–123. https://digitalcommons.law.scu.edu/scujil/vol18/iss1/1

(24) Jargilo, I. (2016). Regulating the Trade of Commercial Surrogacy in India. Journal of International Business and Law, 15(2), 337–360. https://scholarlycommons.law.hofstra.edu/jibl/vol15/iss2/12

(25) "India is surrogacy capital of world." (n.d.). Retrieved August 2, 2021, from http://www.uniindia.com/-india-is-surrogacy-capital-of-world/states/news/1127429.html

(26) Jargilo, I. (2016). Regulating the Trade of Commercial Surrogacy in India. Journal of International Business and Law, 15(2), 337–360. https://scholarlycommons.law.hofstra.edu/jibl/vol15/iss2/12

(27) مجلہ جامعہ دمشق للعلوم الاقتصادیہ والعلومیہ،استجار الرحم الآثار المترتبة علیه،2011ء،ج:27،ص:13

Mağallaẗ Ğāmiʿaẗ Dimashq lil-ʿUlūmi l-Iqtiṣādīyaẗ wal-ʿIlmīyaẗ, Istijāraẗ al-Raḥmi l-Āṯāri l-Mutarattiḅaẗ ʿAlay.hā, 2011, V:27, P:13.

[28] ایضاً، ص:15

Ibid., P:15

[29] Strasser, M. (2015). Traditional Surrogacy Contracts, Partial Enforcement, and the Challenge for Family Law. Journal of Health Care Law and Policy, 18. http://digitalcommons.law.umaryland.edu/jhclphttp://digitalcommons.law.umaryland.edu/jhclp/vol18/iss1/4

[30] Brinsden, P. R. (2003). Gestational surrogacy. Human Reproduction Update, 9(5), 483–491. https://doi.org/https://doi.org/10.1093/humupd/dmg033

[31]Dr. Altaf Hussain Langrial & Muhammad Muslim, "The Concept of Surrogate Mother in the Modern World in the Islamic Perspective," Al-Idah 29, no. 2 (2014): 61–92, http://al-idah.szic.pk/index.php/al-idah/article/view/227/215.

[32]Ibid.

[33]مقالہ تاجیر الارحام فی الفقہ الاسلامی، ہند الخولی، مجلۃ جامعہ دمشق العلوم الاقتصادیہ والقانونیہ،۲۰۱۱ء،ج ۲۷، شمارہ ۳،، ص ۲۸۲۔۲۸۵

Maqālaẗ Tāğīri l-Arḥāmi fī l-Fiqhi l-Islāmī, Hind al-Khūlī, Mağallaẗ Ğāmiʿaẗ Dimashq lil-ʿUlūmi l-Iqtiṣādīyaẗ wal-Qānūnīyaẗ, 2011, V:27, Shumāra:3, P:282-285.

[34]مجلہ جامعہ دمشق للعلوم الاقتصادیہ والعلومیہ،استجار الرحم الآثار المترتبة عليه،2011ء،ج:27ص:13

Mağallaẗ Ğāmiʿaẗ Dimashq lil-ʿUlūmi l-Iqtiṣādīyaẗ wal-ʿIlmīyaẗ, Istijāraẗ al-Raḥmi l-Āṯāri l-Mutarattiḅaẗ ʿAlay.hā, 2011, V:27, P:13.

[35]Surrogate pregnancy: an analysis of the current situation. (n.d.). Retrieved August 8, 2021, from https://www.fundaciogrifols.org/documents/4662337/4689023/ethicq3.pdf/78934497-1a3c-479e-8fbe-31156b860199

[36]Dr. Altaf Hussain Langrial & Muhammad Muslim, "The Concept of Surrogate Mother in the Modern World in the Islamic Perspective," Al-Idah 29, no. 2 (2014): 61–92, http://al-idah.szic.pk/index.php/al-idah/article/view/227/215.

[37] Surrogate pregnancy: an analysis of the current situation. (n.d.). Retrieved August 8, 2021, from https://www.fundaciogrifols.org/documents/4662337/4689023/ethicq3.pdf/78934497-1a3c-479e-8fbe-31156b860199

[38] Cherry, April. 2001. "Nurturing in the Service of White Culture: Racial Subordination, Gestational Surrogacy, and the Ideology of Motherhood." Texas Journal of Women & Law 10:169.

[39] Anon. n.d. "Human Trafficking Suspected in Thai Nine-Baby Discovery | The Japan Times." Retrieved August 3, 2021a (https://www.japantimes.co.jp/news/2014/08/07/national/thai-lawyer-claims-nine-babies-surrogate-kids-japanese-father/).

[40] Anon. n.d. "Intercountry Surrogacy – A New Form of Trafficking? - Federal Circuit Court of Australia." Retrieved August 8, 2021b (http://www.federalcircuitcourt.gov.au/wps/wcm/connect/fccweb/reports-and-publications/speeches-conference-papers/2012/speech-pascoe-legalwise-2012).

[41]Anon. n.d. "Workers or Mothers? The Business of Surrogacy in Russia | OpenDemocracy." Retrieved August 8, 2021 (https://www.opendemocracy.net/en/beyond-trafficking-and-slavery/workers-or-mothers-business-of-surrogacy-in-russia/).

(42) Zoloth, L., & Henning, A. A. (2010). Bioethics and Oncofertility: Arguments and Insights from Religious Traditions. Cancer Treatment and Research, 156, 261. https://doi.org/10.1007/978-1-4419-6518-9_20
(43) Schenker, J. G. (1997). Infertility evaluation and treatment according to Jewish law. European Journal of Obstetrics and Gynecology and Reproductive Biology, 71(2), 113–121. https://doi.org/10.1016/S0301-2115(96)02621-8
(44) Bhattacharyya, S. (2006). Magical Progeny, Modern Technology: A Hindu Bioethics of Assisted Reproductive Technology.
(45) Schenker, J. G. (1997). Infertility evaluation and treatment according to Jewish law. European Journal of Obstetrics and Gynecology and Reproductive Biology, 71(2), 113–121. https://doi.org/10.1016/S0301-2115(96)02621-8
(46) Kahn, Susan Martha. (2000). Reproducing Jews: A Cultural Account of Assisted Conception in Israel. Reproducing Jews. https://doi.org/10.1215/9780822378204
(47) Numrich, P. D. (2009). The Problem with Sex According to Buddhism. Dialog, 48(1), 62–73. https://doi.org/10.1111/J.1540-6385.2009.00431.X
(48) Lasker, S. P. (2015). Surrogacy. Encyclopedia of Global Bioethics, 1–8. https://doi.org/10.1007/978-3-319-05544-2_409-1
(49) Atighetchi, D., (2007) Islamic bioethics problem and perspective, Netherlands, Springer, P:180.

(50) سورۃالمؤمنون:5تا7

Sūraẗ al-Mu’minūn:5-7

(51) ایضاً

Ibid.

(52) سورۃالفرقان:54

Sūraẗ al-Furqān:54

(53) سورۃالاحزاب:4-5

Sūraẗ al-Aḥzāb:4-5
(54) Lasker, S. P., & Ghilardi, M. (2018). Genetic Gestational Surrogacy: Hope for Muslims. Bangladesh Journal of Bioethics, 8(3), 1–8. https://doi.org/10.3329/bioethics.v8i3.35680

(55) سورۃالنساء:23-24

Sūraẗ al-Nisā’:23-24

(56) ابوداؤد،سلیمان بن اشعث السجستانی،السنن ، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَاب فِي وَطْءِ السَّبَايَا، رقم الحدیث:2158

Abū Dāwūd, Sulaymān bin Ašʿaṯ al-Siğistānī, al-Sunan, Kitābu n-Nikāḥi, Bābu fī Waṭ’i ṣ-Ṣabāyā, Raqmu l-Ḥadīṯ:2158

(57) سورۃالمجادلہ:2

Sūraẗ al-Muğādalaẗ:2

(58) عبد اللہ البسام ،منظمة المؤتمر الاسلامی بجدۃ ، مجلة مجمع الفقه السلامی، المقال، اطفال الانابیب،عدد 2-166؛
محمدعلی البار،مجلة مجمع الفقه الاسلامی التابع لمنظمة المؤتمرالاسلامی بجدۃ، التلقیح الصناعی،واطفال الانانیب:2-195

'Abd Allāh al-Basām, Munazzamaẗ al-Mu'tamar al-Islāmī bi-Ğiddaẗ, Mağallaẗ Mağmaʿ al-Fiqhi l-Salāmī, al-Maqālaẗ, Aṭfālu l-Anābīb, ʿAdad 2-166; Muḥammad ʿAlī al-Bār, Mağallaẗ Mağmaʿ al-Fiqhi l-Islāmī al-Tābiʿ li-Munazzamaẗ al-Mu'tamar al-Islāmī bi-Ğiddaẗ, al-Talqīḥ al-Ṣināʿī, wa-Aṭfālu l-Anānīb:2-195

(59) عبد الله بن زيد آل محمود ،مجلة مجمع الفقه الاسلامى التابع لمنظمة المؤتمر الاسلامى بجدة، وثائق مقدمة للمجمع الحكم الاقناعى فى ابطال التلقيح الصناعى وما يسمى بشتل الجنين، 2-238

'Abd Allāh bin Zayd Āl Maḥmūd, Mağallaẗ Mağmaʿ al-Fiqhi l-Islāmī al-Tābiʿ li-Munazzamaẗ al-Mu'tamar al-Islāmī bi-Ğiddaẗ, Wathā'iqu Muqaddamaẗ li-l-Mağmaʿ al-Ḥukmu l-Iqnāʿī fī Ibṭāli ṭ-Ṭalqīḥi ṣ-Ṣināʿī wa-Mā Yusammī bi-Shatli l-Ğanīn, 2-238

(60) سورۃالمجادلہ:2

Sūraẗ al-Muğādalaẗ:2

(61) Naqvi, R. (n.d.). Surrogacy and "third-party" donation in Iran: An overview. https://doi.org/10.1136/jme.2008.027763

(62) Abbasi-Shavazi, M. J., Inhorn, M. C., Razeghi-Nasrabad, H. B., & Toloo, G. (2008). The "Iranian ART revolution": infertility, assisted reproductive technology, third party donation in the Islamic Republic of Iran. J Middle East Women's Stud, 4, 1–28.

(63) Orignal Jurisdiction about Surrogacy in the Federal Shariat Court. (n.d.). Retrieved August 8, 2021, from https://www.federalshariatcourt.gov.pk/Judgments/Sh.Petition No.2-I of 2015.pdf

(64) Ibid.

(65) سورۃالشوری:49

Sūraẗ al-Shūrā:49